منیجنگ ڈائریکٹر: حجۃ الاسلام والمسلمین محمد حسن نقوی
چیف ایڈیٹر: محمد ابراہیم صابری، ایڈیٹر: احمد علی جواہری

مدارس دینیہ پاکستان کا ترجمان
15 روزہ وفاق ٹائمز
جلد 2
شمارہ 3
1 فروری تا 15 فروری 2022، بمطابق 29 جمادی الثانی تا 13 رجب 1443

آیت اللہ صافی گلپائیگانی کی وفات عالم اسلام کے لئے نا قابل تلافی نقصان ہے، سربراہ وفاق المدارس الشیعہ

وفاق ٹائمز کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی نے ایک پیغام میں بزرگ مرجع تقلید حضرت ایت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی بلند پایہ عالم اور فقیہ تھے۔ مرحوم مجتہد کی وفات عالم اسلام کے لئے نا قابل تلافی نقصان ہے۔

بزرگ مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمیٰ "صافی گلپائیگانی انتقال کر گئے

بزرگ مرجع تقلید آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی انتقال فرما گئے۔
رپورٹ کے مطابق، آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی مرحوم کچھ دنوں سے مقامی ہسپتال میں داخل تھے۔
آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی حوزہ علمیہ قُم کی برجستہ ہستی شمار ہوتے تھے۔ تقریباً 85 سال انہوں نے مکتب تشیع کی خدمت کی۔ صغرسنی میں درجہ اجتہاد پر فائز ہو گئے تھے سینکڑوں کتب کے مصنف تھے۔ نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، حضرت آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی کے دفتر کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ کل بروز بدھ ٹھیک 10 بجے صبح مدرسہ امام خمینی رح سے آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی کے جسد خاکی کو جلوس کی شکل میں حرم حضرت فاطمہ معصومہ کی طرف لے جایا جائے گا۔
ذرائع کے مطابق حرم حضرت فاطمہ معصومہ س میں تشییع جنازہ کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کے جسد خاکی کو کربلائے معلیٰ میں سپرد خاک کرنے لے جایا جائے گا۔

اسلامیات کمیٹی کیلئے وفاق المدارس الشیعہ کی جانب سے شیعہ ارکان کا اعلان

وفاق ٹائمز کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، قومی نصاب کونسل نے اسلامیات نصاب کمیٹی کیلئے شیعہ ارکان نامزد کر دیئے ہیں۔ ڈائریکٹر قومی نصاب کونسل ڈاکٹر مریم چغتائی کی جانب سے جاری ہونیوالے نوٹیفکیشن کے مطابق علامہ شیخ محمد شفا نجفی، ڈاکٹر سید محمد نجفی، ڈاکٹر علی حسین عارف، ڈاکٹر ساجد سبحانی، ڈاکٹر ندیم عباس بلوچ اور سید امتیاز رضوی کو اسلامیات کمیٹی کا رکن بنایا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ جماعت اول سے بارہویں جماعت تک کا نصاب تیار کیا جارہا ہے، جس میں مذکورہ بالا نمائندگان کو شامل کیا گیا ہے۔ مذکورہ ارکان اسلامیات کے نصاب کے تعین میں کونسل کی مدد کریں گے۔ یاد رہے کہ مذکورہ بالا ارکان کے نام وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کی جانب سے بھجوائے گئے تھے۔

ہندو انتہا پسند طلبا سے خوف زدہ نہیں تھی، مسکان خان

بھارتی میڈیا کو انٹرویو میں مسکان خان کا کہنا تھا کہ وہ ہندوؤں کے مذہبی نعرے لگاتے زعفرانی مفلر گلے میں ڈالے انتہا پسند طلبا سے خوف زدہ نہیں تھیں۔
سکینڈ ائیر کی طالبہ مسکان خان کا کہنا تھا کہ وہ اسائینمنٹ جمع کرانے کالج گئی تھیں۔ انہیں برقع پہننے کی وجہ سے کالج میں داخل نہیں ہونے دیا جارہا تھا۔ کسی نہ کسی طرح کالج میں داخل ہوئیں تو ہندو انتہا پسند طلبا نے پیچھا کرنا شروع کیا اور جے شری رام کے نعرے لگائے۔
مسکان خان نے مزید کہا کہ ان نعروں اور ہندو انتہا پسند طلبا سے خوف زدہ ہونے کے بجائے انہوں نے جوابی کارروائی کرنا ضروری سمجھا اور اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔
مسکان خان نے کہا کہ حجاب مسلمان لڑکی کے لازم ہے اور وہ حجاب پہنتی رہیں گی۔
مسکان خان کا کہنا تھا کہ وہ کلاس میں برقع نہیں حجاب پہنتی ہیں اور حجاب پہن کر کلاس اٹینڈ کرنے پر پہلے کبھی اعتراض نہیں کیا گیا تھا۔ میرا پیچھا کرنے اور نعرے لگانے والوں میں صرف 10 فیصد کالج کے طالب علم تھے۔
دلیری سے ہندو انتہا پسند جتھے کے سامنے ڈٹ جانے والی مسکان خان اور اللہ اکبر پاکستان میں ٹوئٹر پر ٹاپ ٹرینڈ بن گیا اور سوشل میڈیا صارفین مسکان خان کی ہمت اور جرات کی داد دے رہے ہیں۔

چیف آف نیول سٹاف کی آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر نجفی سے ملاقات

چیف آف نیول سٹاف ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی سے وفد کے ہمراہ ان کے مرکزی دفتر نجف اشرف میں ملاقات کی۔ اس ملاقات میں عراق میں پاکستان کے سفیر احمد امجد علی اور ڈیفینس اتاشی برگیڈیئر محمد وصی الدین بھی موجود تھے۔
ملاقات میں آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر نجفی نے کہا کہ پاکستان کو عراق کے ساتھ دفاعی اور تجارتی تعلقات کو مستحکم کرنا چاہیے تاکہ اس سے جہاں عراق کا دفاع محکم ہوگا، وہاں پر پاکستان کی اقتصادی حالت بھی مضبوط ہوگی۔ پاکستان واحد اسلامی ملک ہے جو ایٹمی طاقت رکھتا ہے اور اس کا اظہار کرنے کی بھی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ دوسری جانب پاکستانی چیف آف نیول سٹاف ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے پاکستان اور عراق کے درمیان تعلقات کی بڑھتی ہوئی پیش رفت سے آگاہ کیا اور مزید یہ توقع بھی ظاہر کی کہ ان شاء اللہ دونوں ممالک کے درمیان بہت جلد ہر شعبہ میں مثالی تعلقات ہونگے۔

آیت اللہ صافی گلپائیگانی فقیہ اور معصومینؑ سے والہانہ محبت اور عشق ان کا خاصہ تھا، علامہ سید مرید حسین نقوی

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب سربراہ علامہ سید مرید حسین نقوی کی جانب سے جاری تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی مرحوم نے اپنی پوری زندگی دینی تعلیمات کی ترویج اور دین اسلام کے اصولوں کی حمایت میں صرف کی۔ انہوں نے کہا کہ فاضل شاگردوں کی تربیت، ولایت اور مہدویت کے دفاع میں مفید کتب کی تالیف اور گارڈین کونسل (مجلس خبرگان) میں انکی گرانقدر خدمات قیامت کے دن ان کے لئے ذخیرہ ہوں گی۔ جامعۃ المنتظر کے ناظم اعلیٰ نے مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی اعلی اللہ مقامہ کی رحلت پر افسوس اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مزید کہا کہ مرحوم مغفور عظیم المرتبت فقیہ آیت اللہ العظمیٰ بروجردی کے نامور شاگردوں اور امام خمینی رحمۃ اللہ کے قابل اعتماد ساتھیوں میں سے تھے۔ معصومین علیہم السلام سے والہانہ محبت اور عشق ان کا خاصہ تھا۔ انہوں نے جہان تشیع کے اس عظیم مرجع تقلید اور فقیہ اہل بیتؑ حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی گلپائیگانی کی وفات کے موقع پر ولی عصر حضرت حجت امام مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف، ولی فقیہ آیت اللہ العظمیٰ حضرت امام خامنہ ای مدظلہ العالی، دیگر مراجع کرام، شاگردوں، اساتید حوزہ ہائے علمیہ وطلاب کرام، اور پسماندگان کی خدمت میں تعزیت پیش کی۔

عقیدہ توحید دین کی بنیاد، مشرک کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا، آیت اللہ حافظ ریاض نجفی

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے صدر آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی نے کہا ہے کہ عقیدہ توحید دین کی بنیاد ہے۔اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا ناقابلِ معافی ہے۔قرآن کی رو سے شرک کے مرتکب کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔تکبّر نہایت ہی بری صفت ہے۔اسی بنا پر ابلیس ،شیطان قرار پایا تھا۔گفتار و رفتار میں عاجزی و انکساری پسندیدہ صفت ہے۔زمانہ ءجاہلیت میں 360 خداؤں میں کوئی ایک بھی حقیقی ہوتا تو اللہ کا مقابلہ کرتا۔اگر کوئی اور خدا ہوتا تو اس کے بھی نمائندے آتے۔اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بلند ہے، اُس کی عظمتوں کا ادراک بھی نہیں کیا جا سکتا۔تمام مخلوقات اس کی تسبیح کرتی ہیں لیکن ہم انسان سمجھ نہیں سکتے۔

علی مسجد جامعۃ المنتظر میں خطاب کرتے ہوئے حافظ ریاض نجفی نے کہ بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اللہ کے حقیقی نمائندے بھی عظیم صفات کے مالک ہوتے ہیں۔وہ انسانیت اور مسلمانوں کے مفادات کو ترجیح دیتے ہیں اور خود پر ظُلم وستم ڈھانے والوں سے بھی اسلام کے مفاد کی خاطر تعاون کرتے ہیں جیسا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حکومتِ وقت کی پانی کے کنوئیں کھودنے کے صحیح مقام کی راہنمائی کی جب مختلف کنوؤں سے پانی نکالنے میں انہیں ناکامی ہوئی اور گیس کی وجہ سے مزدور ہلاک ہوگئے۔اس سے سبق ملتا ہے کہ عقیدے سے اختلاف کرنے والوں سے بھی میل جول رکھنا چاہئے تاکہ ان تک حق کی بات کسی طور پہنچتی رہے۔امام رضاؑ کا فرمان ہے کہ کسی کے رہبروں کے خلاف غلط باتیں نہ کریں ورنہ وہ آپ کے پیشواؤں کے خلاف باتیں کریں گے۔لہٰذا دیگر مذاہب اور مسالک سے قربت اختیار کی جائے ،خوشگوار تعلقات قائم کئے جائیں۔اس سے ایک دوسرے کے

نقطہ نظر کو سمجھنے میں آسانی ہوگی اور معاشرے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے اور حق بات لوگوں تک پہنچانے کا بھی موقع ملے گا۔

جامعۃ الکوثر" انگلش ڈپارٹمنٹ" کے وفد کا اسلامی نظریاتی کونسل کا دورہ

جامعہ الکوثر کے شعبہ انگریزی کے ایک وفد نے اسلامی نظریاتی کونسل کا مطالعاتی دورہ کیا۔اس موقع پر کونسل کے چیرمین قبلہ ایاز نے اراکین وفد کو خوش آمدید کہتے ہوئے اسلامی نظریاتی کونسل کے اغراض و مقاصد اور آئین پاکستان کی اسلامی نظریات سے کماحقہ ہم آہنگی کے لئے اپنی کوششوں سے آگاہ کیا۔رپورٹ کے مطابق ، وفد کی جانب سے کونسل کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے یہ تجویز پیش کی گئی کہ ادارے کے نظریاتی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کیلئے مایہ ناز دینی ادارے جامعہ الکوثر سے مدد لی جائے تو حوصلہ افزا نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں ۔اس مرحلے پر چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل کو شیخ الجامعہ مفسر قرآن علامہ شیخ محسن علی نجفی کی جدید اہم تصنیف " دراسات

عصریۃ فی الالھیات" اور شہرہ آفاق بلاغ القرآن بطور تحفہ پیش کرتے ہوئے کونسل کی لائبریری کے لئے مزید ذخیرہ کتب فراہم کرنے کی بھی پیشکش کی گئی۔

اس دورے کو یادگار بنانے کے لئے دونوں جانب سے شیلڈز کا تبادلہ ہوا اور فوٹو سیشن کا اہتمام بھی کیا گیا جبکہ اس سے پہلے سوال و جواب کی ایک نشست بھی منعقد کی گئی۔

امام خمینیؒ کے پاکیزہ کردار نے عمامہ، عبا قبا اور علماء کی عزت میں اضافہ کیا ہے، علامہ افضل حیدری

جامعۃ المنتظر لاہور کے مہتمم اعلیٰ علامہ محمد افضل حیدری نے انقلابِ اسلامی کی 43 ویں سالگرہ کے موقع پر تہنیتی پیغام میں کہا کہ کسی بھی انقلاب کے باقی رہنے کا انحصار تین عناصر قیادت کا کردار، پروگرام اور نظام پر ہوتا ہے۔امام خمینی میں یہ تینوں اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے کہ آج 44 سال بعد، عالمی استکبار اور عالم کفر کی مخالفت اور سازشوں کے باوجود، انقلاب اسلامی نہ صرف موجود ہے بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوا ہے۔انہوں نے کہا کہ امام خمینی تقوی و پرہیز گاری کی اس منزل پر تھے کہ بانی انقلاب کی تعریف کے لئے مولوی یا شیعہ ہونا ضروری نہیں بلکہ صرف منصف مزاج انسان ہونا چاہیے۔پوری دنیا میں امام خمینی کا کردار، نظام حکومت اسلامی اور ولایت فقیہہ کو تسلیم کیا جاتا ہے، دشمن بھی بانی انقلاب کے کردار پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔جب کہ اسلام کو

تلوار کے زور پر پھیلانے کا الزام لگانے کی طرح انقلاب کو طاقت کے ذریعے پھیلانے کا بھی الزام عائد کیا گیا۔امام خمینی کے پاکیزہ کردار نے عمامے، عبا قبا اور علماء کی عزت میں اضافہ کیا ہے۔وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ جب امام خمینی شاہ ایران کے خلاف انقلاب لانے کی بات کرتے تھے تو لوگ مذاق اڑاتے تھے کہ مولوی کیسے انقلاب لا سکتے ہیں اور وہ ملک کیسے چلائیں گے مگر رہبر انقلاب نے اتحاد عالم اسلامی کا درس دیا۔ فلسطین اور کشمیر کا مسئلہ کو حل کرنے پر زور دیا۔

مسئلہ کشمیر پر بھرپور عملی اقدامات اٹھانا ہونگے، قائد ملت علامہ ساجد نقوی

قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے کہا ہے کہ کشمیر تقسیم برصغیر کا نامکمل ایجنڈا ہے، مسئلہ کشمیر بھرپور عملی اقدامات سے حل ہوگا، جنگ کے سوا دیگر قابل عمل و قابل حل آپشنز پر غور کیا جائے، تاکہ مسئلہ کشمیر کے حل کی جانب بڑھنے کے ساتھ مظلوم عوام کی ڈھارس بندھائی جاسکے، جب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوگا خطے میں مستقل امن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا، متفقہ قراردادوں کے باوجود اقوام متحدہ کے حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں ہے، اظہار یکجہتی ریلیوں میں عوام سے بھرپور شرکت کی اپیل ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے یوم یکجہتی کشمیر پر اپنے پیغام میں کیا۔قائد ملت جعفریہ نے کہا کہ کشمیری عوام ایک عرصہ سے اپنی آزادی کی تمنا لئے ہوئے کہیں جام شہادت نوش کررہے ہیں تو کہیں عصمت دری، پیلٹ گنز کے ذریعے نشانہ بنایا جارہا ہے، ریاستی جبر وظلم کا کونسا حربہ ہے جو ان مظلوم عوام پر نہ آزمایا گیا ہو مگر آج بھی کشمیر سے آزادی کی صدائیں بلند ہورہی ہیں افسوس پاکستان کی طرف سے مختلف اقدامات اٹھائے گئے مگر کشمیریوں کی آزادی کے لئے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی جو تحریک آزادی کو آگے بڑھائے۔

انہوں نے کہا کہ ماسوائے جنگ کے ایسا قابل قبول اور قابل عمل طریقہ کار وضع کیا جائے تاکہ مسئلہ کشمیر "جو جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کے قیام کے لئے انتہائی ضروری مسئلہ ہے" حل ہو

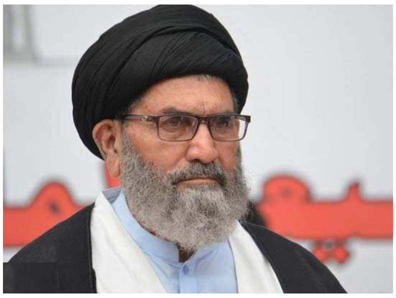

اور کشمیری عوام کو بھی اپنی سرزمین پر آزادی کا سورج دیکھنا نصیب ہو۔انہوں نے تجویز کیا کہ کشمیری قیادت اور تمام قومی طبقات تجاویز مرتب کریں اور اقدامات اٹھائے جائیں تو پھر نہ صرف کشمیری عوام کی ڈھارس بندھے گی بلکہ جنوبی ایشیا کا سب سے بڑا مسئلہ سنجیدہ حل کی جانب بھی بڑھے گا ۔ افسوس اقوام متحدہ ، بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں اور او آئی سی کا کردار قابل ذکر تک نہ رہا، انہوں نے یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر عوام سے اپیل کی کہ وہ بھرپور طریقے سے ان ریلیوں میں شریک ہوکر اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کریں۔

علمائے کرام وطن عزیز پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں، علامہ شبیر میثمی

امام خمینی ٹرسٹ کے زیر اہتمام پاکستان میں علماء کے کردار کے حوالے سے علماء کانفرنس ماڑی انڈس میانوالی میں منعقد ہوئی۔جس میں شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ ڈاکٹر شبیر حسن میثمی نے اپنے خطاب میں وطن عزیز پاکستان میں علمائے حقہ کے کردار کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ قائدِ ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے عوامی حقوق کی جدوجہد میں نا صرف علماء بلکہ عوام کو بھی شہری حقوق کا آئینی شعور بخشا اور عوامی حقوق کے حصول کے لئے سیاسی اور مذہبی خدمات کو علماء کے لئے مثالی قرار دیا۔انہوں نے واضح کیا کہ یہ علماء ہی کا کردار ہے کہ عالمی سامراجی سازشوں کے باوجود آج تشیع سر اٹھا کر اپنے حقوق کے حصول کی جدوجہد میں مصروفِ عمل ہیں۔انہوں نے آئمہ جماعت سے امید ظاہر کی کہ وہ علمائے حقا کا کردار ادا کرتے ہوئے وطن عزیز پاکستان کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کریں جبکہ عوام سے اپیل کی کہ وہ اس کردار میں علماء کا بھرپور ساتھ دے کر ملک کی مستقبل کو روشن بنائیں۔

حوزہ علمیہ قم کے مجتہدین عظام کا آیت اللہ العظمیٰ صافی کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار

وفاق ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، قم میں موجود بزرگ مجتہدین عظام آیت اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی، علوی گرگانی، جعفر سبحانی اور نوری ہمدانی نے اپنے تعزیتی پیغامات میں آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپایگانی قدس سرہ کی رحلت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہیں۔

آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی نے کہا ہے کہ شیخ الفقہاء آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپایگانی قدس سرہ کی رحلت کی خبر سن کر بہت افسوس اور دکھ ہوا۔ وہ عظیم مرد آیت اللہ العظمیٰ بروجردی قدّس سرّہ کے نامور شاگردوں اور ہمارے زمانے کے بڑے فقہاء میں سے تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات منجملہ فقہ اور کلام میں بہت زیادہ کتب تحریر کی ہیں۔ انہوں نے گمراہ فرقوں کے خلاف ہمیشہ جہاد کیا اور مسجد امام حسن عسکری علیہ السلام کی تعمیر و مرمت ان کے عظیم کارناموں میں سے ہے۔ سابق ظالم حکومت کے خلاف جہاد کے علاوہ ایکسپرٹس اسمبلی (مجلس خبرگان)، قانون سازی اور گارڈین کونسل میں آپ کی گرانقدر خدمات اسلام اور انقلاب کے لئے خیر و برکت کا باعث ہیں۔

آیت اللہ نوری ہمدانی کے تعزیتی پیغام میں کہا کہ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ الفقہاء صافی گلپایگانی اعلی اللہ مقامہ کی رحلت پر افسوس اور دکھ ہوا۔ وہ عظیم المرتبت فقیہ آیت اللہ العظمیٰ بروجردی کے نامور شاگردوں اور امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے مورد توجہ اور قابل اعتماد ساتھیوں میں سے تھے۔ حضرات معصومین علیہم السلام سے والہانہ محبت اور عشق ان کا خاصہ تھا۔ انہوں نے گمراہ فرقوں کے خلاف ہمیشہ جہاد کیا اور فقہ اور کلام کے موضوع پر گرانقدر کتب تحریر کیں اور اجتماعی اور سیاسی میدانوں میں بھی انتہائی موثر کردار ادا کیا۔

آیت اللہ علوی گرگانی کے تعزیتی پیغام کا متن اس طرح ہے عالم متقی، شیخ الفقہاء و المجتہدین مرجع عالیقدر جہان تشیع حضرت آیت اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی قدس سرہ کی رحلت پر بہت دکھ ہوا۔ مرحوم نے اپنی پوری عمر دینی تعلیمات کی ترویج، دین اسلام کے اصولوں کی حمایت، احکام شرعی کے بیان اور اسلامی نظام کے حکام کو نصیحتیں اور رہنمائی کرنے میں گزار دی۔

فاضل شاگردوں کی تربیت کرنا، ولایت اور مہدویت کے دفاع میں مفید کتب کی تالیف، مسلمانوں کی ہدایت کے لئے انہیں نصیحت کرنا، گارڈین کونسل اور ایکسپرٹس اسمبلی (مجلس خبرگان) گرانقدر خدمات قیامت کے دن ان کے لئے ذخیرہ ہوں گی۔

حضرت آیت اللہ العظمیٰ سبحانی نے آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپایگانی کی رحلت کے موقع پر تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ عالم ربانی، عظیم محقق، مشہور فقیہ، محافظ حرمت اسلام و اہل بیت علیہم السلام، مرحوم حضرت آیت اللہ صافی گلپائگانی کی وفات پر نہایت ہی غم و اندوہ اور بہت ہی افسوس کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں۔

ایک ایسا عالم جو ۷۰ سال سے زائد عرصے تک تدریس و تصنیف میں مشغول رہا اور ہمارے درمیان قیمتی تصنیفات اور قلمی شاہکار چھوڑ گیا، وہ ذات یقیناً "ثلمۃ فی الاسلام" کا روشن مصداق ہے۔ آپ فقاہت اور استنباط احکام جیسی مصروفیات کے باوجود، ہمیشہ دشمنوں کے شبہات کا مسلسل جواب دیتے اور اپنے قلم کو اس میدان میں روانی کے ساتھ جاری رکھتے۔

آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ نجف اشرف میں گزارا اور فقہ جیسا عظیم ثمر اپنے ساتھ لائے اور پھر قم میں نامور اور مراجع عظام کے محضر سے استفادہ کیا اور آیت اللہ بروجردی کی ہیئت اسفتا کے اہم رکن رہے۔ آپ کے استاد نے آپ کو امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے متعلق کتاب لکھنے حکم دیا اور اس کتاب کی طرز نگارش بھی بتائی۔ آپ نے ایک بہت ہی عمدہ اور قابل قدر کتاب لکھی جو آئندہ مصنفین کے لئے ایک اہم منبع اور مرجع قرار پائی، یہ کتاب حال ہی میں » منتخب الاثر فی الامام الثانی عشر « کے نام سے تین جلدوں منتشر ہوئی جو کہ ایک بہت ہی شاندار اور مفید کتاب ہے۔

جامعۃ المصطفی کے سربراہ کی جانب سے آیۃ اللہ العظمیٰ صافی گلپائیگانی کے انتقال پر تعزیتی پیغام

وفاق ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، جامعۃ المصطفی کے سربراہ حجت الاسلام والمسلمین علی عباسی نے آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی کی رحلت پر تعزیتی پیغام کہا کہ مرجع عالی قدر اور فقیہ عالی مقام حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپائیگانی قدس سرہ کی رحلت پر بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس عالم ربانی کی بابرکت زندگی کے کئی عشروں کے دوران، علماء کی ایک بڑی تعداد نے ان سے علمی و تحقیقی امور میں کسبِ فیض کیا اور ان کے فقہی، کلامی اور حدیثی آثار سے مستفید ہوئے۔

اس عالمِ مجاہد کی تقویٰ و پرہیزگاری نے اپنے عوامی جذبے اور ہمدردی کے ساتھ ساتھ دنیا کے لئے ایک روشن مثال قائم کردی تھی کہ حوزہ علمیہ اور علماء کو ایسی شخصیات پر فخر ہے۔ انہوں نے ایکسپرٹس اسمبلی (مجلس خبرگان)، قانون سازی اور گارڈین کونسل میں اپنی گرانقدر خدمات پیش کر کے اسلام اور انقلابِ اسلامی کی بہت خدمت کی۔

ترکی کے طلباء و طالبات کے گروپ کا رضوی علوم اسلامی یونیورسٹی کا دورہ

35 ترک طلباء اور طالبات کا گروپ جب مشہد مقدس پہنچا تو اس نے سب سے پہلے حرم امام رضا (ع) میں حاضری دی اور حرم مطہر رضوی میں واقع رضوی علوم اسلامی یونیورسٹی کا دورہ کیا اس اس موقع پر ترک طلبا اور طالبات نے یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبر اور پروفیسر حجت الاسلام والمسلمین ڈاکٹر سید محمد موسوی بایگی کی دینی عقاید اور تعلیمات پر مشتمل سفارشات بھی سنی گئی۔

جناب موسوی بایگی نے زمین پر حجت خدا کے وجود کو مذہب کا ضروری عقیدہ قرار دیا اور کہا کہ اس پر عقلی و فلسفی دلائل بھی ہیں اور جب تک اس کرہ ارض پر انسان کا وجود باقی ہے خدا کی حجت بھی باقی رہے گی۔

حجت الاسلام موسوی بایگی نے کہا کہ زمین پر سب سے پہلا انسان خدا کی حجت تھی اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اسی لئے تاریخ بشریت میں کبھی بھی کوئی ایسا دور نہیں آیا جب زمین حجت خدا سے خالی رہی ہو۔

کشمیریوں پر ہونے والے مظالم سے ہم سخت رنجیدہ ہیں، قم میں بین الاقوامی کشمیر کانفرنس

کشمیر بلادِ اسلامیہ کا حصّہ ہے، ہم اسے فراموش نہیں کر سکتے۔ کشمیریوں پر ہونے والے مظالم سے ہم سخت رنجیدہ ہیں۔ مظلوم کشمیریوں کا دکھ ہم سب کا دکھ ہے۔ عالمی برادری کو انسانی حقوق اور احترامِ آدمیّت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کشمیریوں کو اُن کا حق دلانا چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار اسلامی جمہوریہ ایران میں منعقدہ ایک بین الاقوامی کشمیر کانفرنس میں کیا گیا۔ کانفرنس سے عراق، یمن، بحرین، شام، آذربائیجان، ایران، قزاقستان، ترکمانستان، پاکستان، آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے ممتاز دانشوروں اور علمائے کرام نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ کشمیری مسلمانوں کو خداوندِ عالم کی مدد و نصرت پر انحصار کرتے ہوئے استقامت کے ساتھ اپنی جدوجہد کو آگے بڑھاتے رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے آئینی، اخلاقی، سیاسی اور دینی حقوق کیلئے جہاد کرنے والے کبھی تھکا نہیں کرتے۔

حجاب انسانی ارتقاء اور عظمت و بلندی کی علامت ہے، آل انڈیا شیعہ کونسل

آل انڈیا شیعہ کونسل نے کرناٹک میں طالبات کے حجاب پر اسکول انتظامیہ کی طرف سے لگائی گئی پابندی کی پرزور مذمت کی اور اس اقدام کو سیکولر اقدار کے خلاف قرار دیا ہے۔ آل انڈیا شیعہ کونسل کے قومی ترجمان مولانا جلال حیدر نقوی نے کہا کہ حجاب انسانی ارتقاء اور عظمت و بلندی کی علامت ہے، انسانیت برہنگی و عریانیت کے غیر متمدن دور سے نکل کر حجاب و لباس کے متمدن دور میں داخل ہوئی لیکن کچھ شیطانی طاقتیں اور پست فطرت عناصر پوری دنیا میں پھر سے انسانیت کو برہنگی اور ننگے پن کی طرف دھکیلنا چاہتے ہیں مگر سب سے زیادہ قابل افسوس بات یہ ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان میں جہاں حیا اور عفت کو عورت کا زیور شمار کیا جاتا ہے اور عورت کے عزت و وقار کا سب سے زیادہ دم بھرا جاتا ہے وہیں بے حیائی و بے حجابی کو رواج دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔

رہبر معظم انقلاب کی جانب سے آیۃ اللہ العظمیٰ صافی گلپایگانی کے انتقال پر تعزیتی پیغام

رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے ایک پیغام جاری کر کے فقیہ اعلی مقام اور بابصیرت مرجع تقلید آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی کے انتقال پر تعزیت پیش کی۔ تعزیتی پیغام میں انہوں نے کہا کہ فقیہ عالی مقام اور بابصیرت مرجع تقلید آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی رضوان اللہ علیہ کے انتقال کی افسوسناک خبر موصول ہوئی۔ وہ قم کے 'حوزۂ علمیہ' (اعلی دینی تعلیماتی مرکز) کے ستونوں اور علمی و عملی لحاظ سے اس مبارک مرکز کی سب سے نمایاں شخصیات اور سب سے پرانے علماء میں سے ایک تھے۔

موصوف، آیۃ اللہ بروجردی مرحوم کے زمانے میں اس عظیم الشان استاد کے سب سے ممتاز شاگردوں میں سے ایک، مرحوم آیۃ اللہ سید محمد رضا گلپایگانی کے زمانے میں ان کے ساتھی اور علمی مشیر اور تحریک انقلاب کے زمانے میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد افراد میں شمار ہوتے تھے۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سیستانی کا آیۃ اللہ صافی کی رحلت پر تعزیتی پیغام

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی نے ایک پیغام میں آیۃ اللہ شیخ لطف اللہ صافی کی رحلت پر تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ تعزیتی پیغام میں انہوں نے کہا کہ عالم ربّانی و مرجع عالیقدر جناب آیۃ اللہ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپائیگانی (رضوان اللہ علیہ) کی رحلت کی خبر سن کر انتہائی دکھ اور افسوس ہوا۔ اس عظیم مرجع کا فقدان ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ مرحوم و مغفور حوزہ علمیہ قم کے مہتممین اور فضائل کے پیکر اور دین کے مثالی خادموں میں سے تھے۔ اس عظیم فقدان پر بارگاہِ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف، علمائے کرام، لواحقین اور دوستوں کی خدمت میں تعزیت و تسلیت عرض کرتے ہوئے خداوند متعال سے مرحوم و مغفور کی بلندی درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کرتا ہوں۔

آیۃ اللہ العظمیٰ حافظ بشیر نجفی کا حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ صافی گلپایئگانی کی رحلت پر تعزیتی پیغام

آیۃ اللہ العظمیٰ حافظ بشیر نجفی کی جانب سے جاری تعزیتی پیغام میں مرجع تقلید آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج شیخ لطف اللہ صافی گلپایگانی کے انتقال پر تعزیت پیش کی ہے۔

تعزیتی پیغام میں انہوں نے کہا کہ ہمیں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مرجع عالی قدر شیخ لطف اللہ صافی گلپایئگانی طاب ثراہ کی اس دارفانی سے رحلت کی خبر موصول ہوئی۔ مرحوم و مغفور نے ایک طویل زندگی حوزہ علمیہ قم المقدسہ کی خدمت اور علماء کی تربیت کے ذریعے دین مبین اسلام کی خدمت کی اور اہلبیت علیہم السلام کے شیعوں کا خیال رکھا اور ان پر مہربان رہے۔ مرحوم کا شمار عالم اسلام میں دین کی ممتاز شخصیات میں ہوتا تھا۔ آپ عاشق اہلبیتؑ تھے، مرحوم ہمیشہ اپنے روشن مواقف، نظریات، اپنے مضبوط قلم اور کمال کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع میں کوشاں رہے۔

ہم امام زمانہ (أرواحنا لتراب مقدمہ الفداء) مومنین کرام اور خاص کر ان کے اہل خانہ اور دیگر لواحقین کی خدمت میں اس عظیم مصیبت پر تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہوئے بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہیں کہ انہیں سایہ رحمت الٰہی کے ساتھ ساتھ جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کی شفاعت اور بروز محشر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت سے مشرف فرمائے اور مرحوم ان لوگوں کے زمرے میں ہوں کہ جنہیں زیارت سے مشرف فرما کر جنت کی طرف عزت و احترام کے ساتھ کھینچ کر لے جایا جائے گا اور انہیں ان کی رحلت کے وقت سے جوار ائمہ اہلبیت علیہم السلام میں سکونت اور بروز محشر تک امام زمانہ عج کی خاص عنایت شامل حال رہے اور یہ کہ خدا مومنوں کو اس سے فائدہ دے جو انہوں نے فکروں اور تحریروں کو چھوڑا ہے اور ان کے خاندان کو صبر اور تسلی دے اور امام زمانہ عج کے طفیل ان کی حفاظت فرمائے۔

مدارس میں طلاب کے درمیان تقریری مقابلہ انتہائی ضروری ہے، علامہ علی اصغر سیفی

مدرسہ الامام المنتظر قم میں منعقدہ تقریری مقابلے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مدرسہ الامام المنتظر کے ثقافتی امور کے سربراہ علامہ علی اصغر سیفی نے کہا کہ شعبہ ثقافت کی جانب سے مدرسہ ہذا میں طالبعلموں کی بہتر تعلیم و تربیت کی خاطر سال بھر ایسی ہی دینی تقاریب کا سلسلہ جاری رہے گا جس میں نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ طالبعلموں کو تحریر و تقریر اور زبان و بیان کے میدان میں باصلاحیت بنانے کیلئے شعبہ ثقافت مصروف عمل رہے گا۔

انہوں نے کہا کہ امیر المومنین کے فضائل بیان کرنا بہت آسان ہے لیکن ان کی معرفت حاصل کرنا انتہائی مشکل کام ہے اور صحیح اور حقیقی شناخت کے ذریعے ہی انسانی زندگی کے ہر پہلو میں ان حضرات کی اطاعت اور پیروی کی طرف رہنمائی ہوسکتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ امیر المومنین کے فضائل بیان کرنا بہت آسان ہے لیکن ان کی معرفت حاصل کرنا انتہائی مشکل کام ہے اگر ہم اہل بیت علیہم السلام کی حقیقی معنوں میں معرفت حاصل کریں تو ہم دنیا و آخرت کی سعادتمند اور کامیاب ہوں گے اور حضر امیر المومنین علیؑ کے بارے میں رسول اکرم (ص) نے فرمایا کہ یا علیؑ آپ کی معرفت صرف مجھے اور خداوند کو حاصل ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ مولا علیؑ کا ذکر باقی ائمہؑ کی نسبت اس لیے زیادہ ہے کیونکہ انہوں نے اپنی چار سالہ حکومت میں حقیقی معنیٰ میں عدل علوی کے کرشمے دنیا کو دکھائے۔

مدرسہ الامام المنتظر قم کے استاد نے کہا کہ حضرت امام زمان (عج) بھی حضرت امام علیؑ کی طرح دنیا میں عدل قائم کریں گے اور کسی قوم، نسل، رنگ اور زبان میں کوئی فرق نہیں کریں گے اور باقی ادیان کے لوگ مھدیؑ برحق کی عدالت کو دیکھ کر دین اسلام اور دین حق کو قبول کریں گے۔

بھارتی سپریم کورٹ کا حجاب پر پابندی کے خلاف کیس کی سماعت سے انکار

بھارتی میڈیا کے مطابق بھارت کی سب سے بڑی عدالت بھی باحجاب طالبات کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام ہوگئی۔ بھارتی سپریم کورٹ نے حجاب پر پابندی کیخلاف کیس کی سماعت سے انکار کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق کرناٹک میں تعلیمی اداروں میں حجاب پہننے پر پابندی کے خلاف مسلمان طالبات کی درخواست پر سپریم کورٹ نے کیس میں مداخلت سے انکار کر دیا۔

بھارتی سپریم کورٹ طالبات کی درخواست کی سماعت پر فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ کرناٹک ہائیکورٹ کو اس کیس کی سماعت کرنے دیں۔

بھارتی سپریم کورٹ نے مسلمان طالبات کے وکیل سے کہا کہ آپ درخواست کی سماعت کے لئے اصرار نہ کریں اور کرناٹک ہائیکورٹ کے لارجر بینچ کو کیس کی سماعت کرنے دیں۔

باحجاب طالبات کے وکیل نے سپریم کورٹ سے کیس کی سماعت کی درخواست کی تھی۔ کرناٹک کے ایک کالج کی طالبہ نے تعلیمی اداروں میں حجاب پر پابندی کیخلاف سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی۔

دینی درسگاہیں اسلام سکھانے کا مرکز ہے

مدرسہ الامام المنتظر قم میں شہادت امام ہادی علیہ السلام کی مناسبت سے مجلس عزاء کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس سے معروف خطیب حجۃ الاسلام سید نصرت بخاری نے خطاب کیا۔

مجلس سے خطاب میں انہوں نے کہا کہ خطیب خطابت میں لوگوں کو انکی ذہنیت کے مطابق مطالب دیں اور خطیب کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے نفس کو موعظہ کریں۔ جو شخص منبر پر جا کے دین کی باتیں کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے نفس کو پاکیزہ بنائے تا کہ اس کی باتیں دل سے نکلیں اور دل میں اتر جائیں۔ اس کا عمل اس کی باتوں کی تائید کرے اور اس پر گواہ ہو۔

انہوں نے اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے کہ حضرت علی نے فرمایا حسد نیکیوں کو اسی طرح تباہ کر دیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے کہا کہ حسد انسان کو ناکام بنا دیتا ہے، انسان کو چاہیے کہ حسد کے بجائے کوشش کرے اور اس چیز تک پہنچ جائے جس کا وہ متمنی ہے اور حسد کے ذریعے اپنی صلاحیتوں کو نابود نہ کریں۔

علامہ سید نصرت بخاری نے کہا کہ دینی درسگاہیں اسلام سکھانے کا مرکز ہے اور ہمیں ان درسگاہوں کے ذریعے دین کی شناخت اور اس کی گہرائی تک پہنچنے کی ضرورت ہے اور یہ مرکز یہی حوزہ علمیہ ہے جو عالم دین پیدا کرتا ہے اور علمائے کرام کو اب زمانے کے مطابق زندگی کرنا ہوگی، آج کا دور سوشل میڈیا کا دور ہے اور سوشل میڈیا کے معاشرے پر بے پناہ اثرات کی وجہ سے ہی آج کے دور کو ذرائع ابلاغ کا دور قرار دیا جاتا ہے اور آج ہم نے مدراس میں اگر سوشل میڈیا استعمال نہیں کیا تو ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے اور میڈیا کے ذریعے دین کو بڑے پیمانے پر لوگوں میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ ایسا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب طلبہ کو یہ سب سکھایا جائے۔ پرنٹ میڈیا میں تو دینی مدارس کے طلبہ کے لئے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ مواد کو مکمل پیشہ ورانہ طریقے سے تیار کیا جائے۔ انہوں نے عشرہ فجر انقلاب اسلامی کی مناسبت سے گفتگو میں کہا کہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ چالیس سال بعد بھی ہم انقلاب اسلامی کو بہتر انداز میں لوگوں تک پہنچا نہیں سکیں، انقلاب اسلامی کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا انتہائی ضرورئی ہے۔

خطے کی ترقی کا انحصار جموں وکشمیر کے تنازع کے پُرامن حل پر ہے، عمران خان

وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان عمران خان کا یوم یکجہتی کشمیر پر کہنا ہے کہ خطے میں پائیدار امن، سلامتی اور ترقی کا انحصار جموں وکشمیر کے تنازعہ کے پُرامن حل پر ہے۔ عمران خان کا کہنا ہے کہ پاکستان کے عوام کشمیریوں کے حق خود ارادیت کیلئے یوم یکجہتی منا رہے ہیں، غیر قانونی بھارتی اقدامات کے بعد جموں وکشمیر میں انسانی حقوق کی صورتحال مسلسل ابتر ہے، اڑھائی سال سے جاری فوجی محاصرے کے باعث سینکڑوں کشمیری شہید ہوچکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی قابض افواج کشمیریوں کے خلاف وحشیانہ طاقت استعمال کر رہی ہیں، بلاروک ٹوک جبر واستبداد کی مہم میں کشمیری نوجوانوں کو بالخصوص نشانہ بنایا گیا۔

عمران خان نے کہا کہ جموں کشمیر میں بھارتی افواج کا سلوک دنیا بھر کے لیے انتہائی باعث تشویش معاملہ ہے، بھارتی ہتھکنڈوں کا مقصد جموں و کشمیر میں مسلم اکثریت کو ان کی اقلیت میں تبدیل کرنا ہے، بھارت نے امن و استحکام کیلئے پاکستان کی کاوشوں کا مثبت جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے پورے خطے کو عدم استحکام سے دوچار کیا ہے، کشمیری عوام نے بھارت کے غیر قانونی اقدامات کو یکسر مسترد کیا ہے۔
عمران خان نے کہا کہ ضروری ہے بھارت اقوام متحدہ کے زیرِ اہتمام کشمیریوں کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے استعمال کا حق دے۔

وزیراعظم عمران خان سے ایرانی وزیر داخلہ کی ملاقات، اعلامیہ جاری

وزیراعظم عمران خان سے ایران کے وزیر داخلہ ڈاکٹر احمد واحدی نے ملاقات کی جس کا اعلامیہ جاری کردیا گیا۔ اعلامیے کے مطابق وزیراعظم نے پاک ایران برادرانہ تعلقات میں مثبت رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا اور مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے وسیع امکانات کو اجاگر کیا۔
وزیراعظم نے ایران کے ساتھ تجارت اور علاقائی روابط کو فروغ دینے کے لیے قریبی تعاون کی اہمیت پر زور دیا، پاک ایران سرحد پر رہنے والے لوگوں کی معاشی ترقی کے لیے سرحدی غذائی منڈیوں کی جلد تکمیل پر زور دیا۔
وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان ایران سرحد امن اور دوستی کی سرحد ہے، سیکیورٹی کے مسائل سے نمٹنے کے لیے مشترکہ تعاون کی ضرورت ہے، وزیراعظم نے مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لیے حمایت پر ایرانی حکومت اور سپریم لیڈر کا شکریہ ادا کیا۔
وزیراعظم نے پرامن اور مستحکم افغانستان کے حوالے سے خیالات کے تبادلے پر بھی اطمینان کا اظہار کیا، وزیراعظم نے افغانستان کے معاملے پر دونوں ممالک کے درمیان قریبی رابطہ کاری کی اہمیت پر زور دیا۔ وزیراعظم نے افغانستان میں انسانی بحران اور معاشی بدحالی کو روکنے کے لیے بین الاقوامی برادری کی جانب سے فوری اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ اعلامیہ کے مطابق وزیراعظم نے افغانستان کے استحکام کو مضبوط بنانے اور دہشت گردی کے خلاف اقدامات کی ضرورت پر بھی زور دیا، وزیراعظم نے ایرانی صدر رئیسی کو جلد از جلد دورہ پاکستان کی دعوت دی۔

عالمی برادری کشمیر کے معاملے پر بے رخی چھوڑ کر میدان میں آئیں، ناظم الامور پاکستان

ایران میں تعینات پاکستان کے ناظم الامور نے کشمیر کے معاملے پر دونوں ممالک کے مابین پائی جانے والی یکجہتی کا ذکر کرتے ہوئے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ کشمیر کے معاملے پر بے رخی چھوڑ کر میدان میں آئیں۔ تہران میں تعینات پاکستان کے ناظم الامور علی عنصر زیدی نے کشمیری عوام سے اظہار یکجہتی کے دن کی مناسبت پر ایک پریس کانفرنس کو خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ یوم یکجہتی کشمیر ہر سال پاکستان، کشمیر اور دنیا کے بعض دیگر علاقوں میں منایا جاتا ہے اور اس کا مقصد کشمیری عوام کے حقوق کی بازیابی اور انکی تقدیر کا فیصلہ خود انکے ہاتھوں سے ہونے پر زور دینا ہے۔ علی عنصر زیدی نے کہا کہ قائد انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای ہمیشہ کشمیری عوام کے حامی رہے ہیں۔
پاکستان کے ناظم الامور نے مزید کہا کہ کشمیری اور پاکستانی عوام کشمیر کے سلسلے میں واضح موقف اپنانے اور مسلسل حمایت کرنے پر قائد انقلاب اسلامی کے بہت مشکور اور قدرداں ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کشمیر کے سلسلے میں اب بھی عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں، اقوام متحدہ اور اسلامی تعاون تنظیم میں خاموشی پائی جاتی ہے جبکہ ایران کی جانب سے ہمیشہ کشمیر کے حق میں اونچی سطح پر آواز اٹھائی جاتی رہی ہے۔ خیال رہے کہ پاکستان اور بعض دیگر ممالک میں پانچ فروری کو ہر سال یوم یکجہتی کشمیر کے طور پر منایا جاتا ہے۔

وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان کی مفسر قرآن علامہ شیخ محسن نجفی سے ملاقات

وفاق ٹائمز کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان محمد خالد خورشید خان نے اسلام آباد میں جامعہ الکوثر کا دورہ کیا.
اس موقع پر انہوں نے پاکستان کے معروف عالم دین مفسر قرآن علامہ شیخ محسن نجفی سے ملاقات کی.
رپورٹ کے مطابق اس ملاقات میں امام جمعہ سکردو علامہ شیخ محمد حسن جعفری اور دیگر معتبر علمائے کرام اور جامعہ الکوثر کے اساتذہ کرام موجود تھے.

ایرانی صدر آیت اللہ رئیسی جلد پاکستان کا دورہ کریں گے

پاکستان کے معاشی حب کراچی میں تعینات اسلامی جمہوریہ ایران کے قونصل جنرل حسن نوریان نے کہا ہے کہ امام خمینیؒ کے خواہش یہ تھی کہ اقوام عالم کے مسلمان اپنے پیروں پر کھڑے ہوں اور اپنے فیصلے کرنے میں آزاد ہوں، موجودہ دور میں مسلمانوں کے اتحاد کی ماضی کی مقابلے میں کہیں زیادہ ضرورت ہے، کیونکہ مسلمان دشمن طاقتیں ماضی کی مقابلے میں آج کے دور میں زیادہ متحرک ہیں، چند سال قبل امریکا کی جانب سے یہ کہا گیا کہ ایران کو موجود دہائی گزارنے نہیں دیں گے، لیکن ایران آج بھی اپنے فیصلے آزادانہ طور پر کر رہا ہے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایرانی قونصلیٹ کراچی میں انقلاب اسلامی ایران کی 43ویں سالگرہ کے موقع پر معززین کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیے کے موقع پر کیا۔ تقریب میں مسلم لیگ، پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، جمعیت علماء اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، مجلس وحدت مسلمین، متحدہ علما محاذ و دیگر مذہبی و سیاسی تنظیموں کے رہنماؤں کے ساتھ ساتھ صحافیوں، وکلاء اور اہم شخصیات نے شرکت کی۔

جسٹس عمر عطا بندیال نے چیف جسٹس کی حیثیت سے حلف اٹھالیا

ایوان صدر میں چیف جسٹس آف پاکستان کی تقریب حلف برداری منعقد ہوئی جس میں صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے جسٹس عمر عطا بندیال سے چیف جسٹس آف پاکستان کے عہدے کا حلف لیا۔
تقریب میں وزیراعظم عمران خان، وفاقی وزراء اور سپریم کورٹ کے ججز کے علاوہ مسلح افواج کے سربراہان اور وکلاء سمیت اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔
چیف جسٹس عمر عطاء بندیال کے حلف اٹھانے کے بعد سپریم جوڈیشل کونسل کی کمپوزیشن تبدیل ہوگئی، چیف جسٹس عمر عطاء بندیال سپریم جوڈیشل کونسل کے چیئرمین بن گئے۔
جوڈیشل کمیشن میں جسٹس قاضی فائز عیسیٰ، جسٹس مقبول باقر، جسٹس سردار طارق مسعود اور جسٹس اعجاز لاحسن شامل ہیں۔ جوڈیشل کمیشن میں اٹارنی جنرل، وزیر قانون، جسٹس (ر) سرمد جلال عثمانی اور پاکستان بار کونسل کے نمائندے ایڈووکیٹ اختر حسین بھی شامل ہیں۔

ایران کے ساتھ ہمارے ثقافتی تعلقات بہت قدیم ہیں پروفیسر حمید صدیقی

خانہ فرہنگ ایران ملتان میں انقلاب اسلامی ایران کی 43ویں سالگرہ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید کاظم حسین نقوی نے کہا کہ حکم خداوندی کے سامنے سرخم تسلیم کرنا چاہیے، انسان کی فطرتی زندگی وہی ہے جو وہ زمین پر گزارتا ہے، اسلام دشمن قوتوں کا ایران کے خلاف ہونا ان کے حق پر ہونے کی دلیل ہے۔ پروفیسر حمید رضا صدیقی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے ساتھ ہمارے ثقافتی تعلقات بہت قدیم ہیں اور وقت کے ساتھ گہرے ہوتے جا رہے ہیں، ایرانی ہمارے لیے رول ماڈل ہیں۔ گروپ جوائنٹ ایڈیٹر روزنامہ پاکستان شوکت اشفاق نے کہا کہ انقلاب ایران کا رہتی دنیا تک کوئی سدباب نہیں، ہمارے لئے ایرانیوں کا انقلاب بہترین مشعل راہ ہے، مسلمانوں کو اغیار کیخلاف متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ علامہ مجاہد عباس گردیزی و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کامیابیوں کے حصول کیلئے عدل و انصاف قائم کرنے کی ضرورت ہے، پاکستان کو سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا تھا آج بھی وہ اسی طرح ڈٹا ہوا ہے، انقلاب اندر سے تبدیلی کا نام ہے۔

باعفت معاشرے کی تشکیل کے لئے "حجاب" انتہائی ضروری ہے، رکن پنجاب اسمبلی کی وفاق ٹائمز سے گفتگو

سیدہ زہرا نقوی نے وفاق ٹائمز سے گفتگو میں کہا کہ انتہا پسندوں کے خلاف مسلمان لڑکی نے پوری دنیا کو یہ پیغام دیا ہے کہ مسلمان خاتون کمزور نہیں ہے، شجاعانہ طور پر علم کے حصول کے لئے اور اپنے کسی بھی وظیفے کی انجام دہی کے لئے جب وہ مجبہ ہو کر خدا پر بھروسہ کر کے باہر نکلتی ہے تو کوئی بھی انتہاء پسند اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

انہوں نے کہا کہ ہم مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ جتنے بھی ادیان الٰہی ہیں، ان تمام میں حجاب کا حکم موجود ہے، دین یہود اور مسیحیت سمیت دوسرے ادیان کی بات کریں تو ادیان اسلامی کے علاوہ زرتشتیوں اور پرسیوں میں بھی حجاب کے حوالے سے کچھ احکام الٰہی ہیں، مثلاً ان ادیان میں خواتین کے لئے شوہر کے علاوہ کسی اور مرد کے سامنے آنا درست نہیں ہے، یعنی ہر شریعت میں حجاب کا حکم موجود ہے، اب تاریخی طور پر یہودیوں میں دیکھ لیں کہ قرن وسطیٰ میں یہودی اپنی خواتین کو {البسہ فاخر} یعنی عالی ملبوسات زیب تن کرواتے تھے اور کبھی بھی انہیں ننگے سر لوگوں کے درمیان جانے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور بے حجابی ایسا جرم تھا جو طلاق کا باعث بنتا اور ان کی شریعت کے مطابق ایک یہودی مرد بے حجاب عورت کے سامنے اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے نہیں اٹھا سکتا۔

انہوں نے کہا کہ پردہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور حجاب کی ضرورت پر ہمیں کچھ کہنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی اور آج حجاب کے حوالے سے دنیا میں جو مخالفت ہو رہی ہے وہ اسی وجہ سے ہو رہی ہے کہ کسی بھی دین سے تعلق رکھتے ہوں اگر کوئی خاتون باحجاب ہو تو ایسا ہی محسوس کیا جاتا ہے یہ مسلم ہے اور حجاب مسلمانوں کا لباس ہے، اب بحیثیت مسلمان ہم لوگوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ معاشرے میں حجاب کو زیادہ فروغ دیں کیونکہ مسلم معاشرہ اور مسلم ممالک کا المیہ یہ ہے کہ ہماری خواتین پردہ سے دور ہوتی جا رہی ہیں وہ سمجھتی ہیں کہ ہمیں اپنے پردے کو اتار دینا چاہئے اور اس سے معاشرے میں برائیاں جنم لے رہی ہیں اور جس معاشرے میں حجاب کی رعایت کی جاتی ہے تو وہ معاشرہ صالح معاشرہ بن جاتا ہے اور اگر حجاب کی رعایت کی جائے تو اپنے آپ کو باعفت رکھنا آسان ہو جائے گا۔

یہ اہم بات ہے کہ حجاب اور عفت دو الگ الگ چیزیں ہیں ممکن ہے کوئی باحجاب ہو باعفت نہ ہو، لیکن یہ ممکن ہے کوئی باعفت ہو باحجاب نہ ہو، لیکن ان کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور حجاب کے ذریعے سے ہی معاشرہ امن واستحکام کا گہوارہ، برائیوں سے دور اور عفیف معاشرہ بن سکتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں ہندوستان سمیت پوری دنیا میں حجاب کے مسئلہ کو اٹھایا گیا ہے اور مسکان نامی مسلمان لڑکی کی جونئی ویڈیو وائرل ہوئی ہے جس میں انہوں نے حجاب مخالف گروہ کے سامنے اپنے حجاب کی مکمل رعایت کرتے ہوئے "اللہ اکبر کا نعرہ" لگا کر ساری دنیا کو ایک بہت ہی اہم اور مثبت پیغام دیا ہے اور ایک مسلمان خاتون کا حجاب میں خاموشی کے ساتھ اللہ کا نام لے کر اللہ پر توکل کر کے میدان میں داخل ہونا دنیا کے لئے اس کی شجاعت اور بہادری کا پیغام ہے۔

حجاب خواتین کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے اور نہ ہی خواتین کے محدود ہونے کا سبب بنتا ہے ہم پاکستان میں دیکھ رہے ہیں کہ ماشاءاللہ سے ہمارے پاس بہترین ڈاکٹرز بہترین پروفیسرز حتی کہ بہترین پائلٹ بھی موجود ہیں جو حجاب میں جہاز اڑا رہی ہیں اور اسی طرح دوسرے مسلم ممالک میں جہاں پر خواتین حجاب کا خیال رکھتی ہیں وہ کسی بھی محدودیت کا شکار نہیں ہوتی اور کسی بھی فیلڈ میں خواتین اپنی صلاحیتوں کی بنیاد پر ترقی کرتی ہیں، حجاب بلکل بھی ان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے نہ ہی محدود ہونے کا سبب بنتا ہے۔

اسلام عورت کو جس مقام کا حامل دیکھنا چاہتا ہے، اس کے لیے حقیقی نمونہ حضرت زہراس ہیں، نرگس سجاد جعفری

جامعۃ الزہراء (س) فیصل آباد کے زیر اہتمام میلاد حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی مناسبت سے یوم مادر کے عنوان سے ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔

مدرسہ فاطمہ زہراء (س) کی بانی و پرنسپل معروف عالمہ و مرکزی سیکریٹری فلاح وبہبود مجلس وحدت مسلمین پاکستان شعبہ خواتین محترمہ فرحانہ گلزیب صاحبہ نے بھی خطاب کیا۔

تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ نرگس سجاد جعفری نے جناب سیدہ کائنات (س) کی مقام ومنزلت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا جو مقام ومنزلت ہے وہ خود انکی شخصیت کی وجہ سے ہے اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں۔

اسی طرح آپکی یہ مقام ومنزلت اس وجہ سے بھی نہیں تھی کہ آپ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شیعوں کہ پہلے امام کی زوجہ تھیں کیوں اس لیے کہ امام کی متعدد زوجہ تھیں۔ دوسرے اماموں کی بھی متعدد زوجہ ہوتی تھیں پھر بھی کسی نے حضرت زہرا سلام اللہ علیھا کا مقام حاصل نھیں کیا۔ اگرچہ خاتم النبیین حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہونا اور پہلے امام شیر خدا حضرت امام علی علیہ السلام کی زوجہ ہونا بھی کم مقام ومنزلت نہیں۔ اگرچہ خاتم النبیین حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہونا اور پہلے امام شیر خدا حضرت امام علی علیہ السلام کی زوجہ ہونا بھی کم مقام ومنزلت نہیں۔ لیکن جو تقوی اور مقام حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا کے لیے ہم کو ملتا ہے اس کا دوسری خواتین میں ملنا ممکن نھیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ سیدہ نساء العالمین ہیں کیوں اس لیے کہ زیارت نامہ حضرت زہراؑ کے مطابق آپ نے پہلے ہی امتحان اور آزمایش سے گذر چکی ہیں اور اسی طرح آپ کے فضیلتوں کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ نے ولایت وامامت کا دفاع کیا ہے۔

حجاب کرنے والی خاتون درحقیقت مدافع نظام الہٰی ہے، سیدہ فائزہ زیدی کی وفاق ٹائمز سے خصوصی گفتگو

معروف مذہبی اسکالر سیدہ فائزہ علی زیدی نے وفاق ٹائمز سے گفتگو میں کہا کہ اسلام میں ہمیں امر بالمعروف ونہی از منکر کا حکم ہے، یعنی نہ فقط آپ نے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ہے بلکہ دوسروں کو بھی دعوت دینی ہے اور بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم خود حجاب کریں اور خدا کے بنائے ہوئے قوانین کو فروغ دیں اور اس فریضے کو انجام دینے والا درحقیقت مجاہد اور مدافع نظام الہٰی ہے۔

انسان فطرتاً ہر قیمتی چیز کو سنبھال کے رکھنا چاہتا ہے اور کوئی بے وقوف ہی ہوگا کہ جو اپنی قیمتی ترین چیز کو اٹھا کے سڑک پر پھنگ دے، جو چیز جتنی قیمتی ہوتی ہے اس کی حفاظت کا ہم زیادہ انتظام کرتے ہیں اور جب دنیوی چیزوں کو ہم اتنی اہمیت دیتے ہیں تو ہر ذی شعور حتی مغربی ممالک میں بھی بسنے والے ہوں، خواہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہ ہو تو بھی وہ اپنے زیورات اور قیمتی اشیاء کو سنبھال کے رکھے گا، تاکہ وہ خراب یا چوری نہ ہوں اور اس کو لوگوں کی دسترس سے دور کیا جاتا ہے، تو اسلام نے عورت کو بہترین مقام کے ساتھ انتہائی قیمتی قرار دیا ہے اور یہ خواتین کے لئے خوش قسمتی کی بات ہے لیکن کوئی اگر عورت کو حقیر سمجھتا ہے تو اس سے بدقسمت شخص کوئی نہ ہوگا۔ کیونکہ عورت کو خداوند کریم نے عزت اور شرف دے کر خلق کیا ہے اور یہ کہیں پر بھی نہیں لکھا ہوا ہے کہ صرف مسلمان خواتین کی ہی عزت کی جائے، جس طرح ہر انسان قابل تعظیم اور عزت ہے، اسی طرح ہر عورت خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتی ہو وہ قابل عزت اور احترام ہے۔

خداوند متعال نے جس طرح عورت کو عزت دی اور قیمتی قرار دیا اسی طرح حجاب کو خواتین کی حفاظت کا ذریعہ بنایا اور خداوند متعال نے سورہ نور کی آیت نمبر 31 میں خواتین کے لیے واضح طور پر فرمایا ہے کہ "اور باایمان عورتوں سے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو (نگاہِ ہوس آلود سے) بند رکھیں اور اپنا دامن محفوظ رکھیں اور سوائے اس حصّے کے کہ جو ظاہر ہے اپنے بناؤ سنگھار کو آشکار نہ کریں اور اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے سینے پر ڈالیں (تاکہ اس سے گردن اور سینہ چھپ جائے) نیز اپنے شوہروں، اپنے آباؤ اجداد، اپنے شوہروں کے آباؤ اجداد، اپنے بیٹوں، اپنے شوہروں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھائیوں کے بیٹوں، اپنی بہنوں کے بیٹوں، اپنی ہم مذہب عورتوں، اپنی مملوک عورتوں اور کنیزوں، کسی عورت کا طرف میلان نہ رکھنے والے مردوں یا ان بچوں کے، جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہ ہوں، کے علاوہ کسی کے سامنے اپنا باؤ سنگھار ظاہر نہ کریں، وہ اس طرح سے زمین پر پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی چھپی ہوئی زینت ظاہر ہو جائے (اور پازیبوں کی جھنکار لوگوں کو سنائی دے) اور اللہ کی طرف لوٹ آؤ تاکہ فلاح پا جاو۔

سورہ نور کی آیت نمبر 30 میں خداوند مردوں سے مخاطب ہے، چونکہ اسلام دین فطرت اور رحمت ہے تو اللہ تعالیٰ نے صرف خواتین کو حجاب کا حکم نہیں دیا بلکہ مردوں کو بھی حجاب کرنے کا حکم دیا ہے جن کا خیال رکھنا ضروری ہے اور خواتین کو چونکہ قیمتی بنایا گیا تو اس کو چھپانے کا حکم بھی دیا کیونکہ خداوند نہیں چاہتا کہ ہر ایک اس سے لذت حاصل کرے اور لطف اندوز ہو، لیکن خدا چاہتا ہے وہ قیمتی ہی رہے اور فقط اس کو اس کا محرم دیکھے اور محرم وہ ہے جس کا خداوند متعال نے سورہ نور میں انتہائی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے اس کے بعد کوئی افہام نہیں رہ جاتا اور حجاب کی اہمیت اور ضرورت واضح ہو جاتی ہے۔

حجاب یعنی چھپانا، یعنی ہر اس چیز کو چھپانا ضروری ہے

جو قیمتی ہو اور یہ فطری عمل ہے، اگر کوئی کہے کہ ہم تو اپنی قیمتی چیزوں کی حفاظت نہیں کرتے، جو چاہیے استعمال کر سکتا ہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں حجاب کا جو نظریہ ہے وہ غیر فطری عمل ہے اور ظلم ہے لیکن ایسا کوئی بھی نہیں کہے گا۔

تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو مختلف ادیان نے حجاب کو انتہائی اہمیت دی ہے، یہودیوں اور عیسائیوں کی تاریخ بھی دیکھیں تو وہاں بھی حجاب کی اہمیت کے حوالے سے کافی تاکید موجود ہے، جیسے آپ موجودہ بائبل کو دیکھیں اس میں جناب عیسی علیہ السلام کا فرمان ہے "تم سے کہا گیا تھا کہ عورتوں کو نہ دیکھو میں یہ کہتا ہوں کہ تم ان کے برقعوں پر بھی نظر نہ ڈالو" تو یہ عہد قدیم میں حجاب پر مبنی موجود اقوال میں سے ہے، تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیت میں بھی حجاب کے حوالے سے کافی تاکیدات موجود ہیں تو حجاب کے حوالے سے فقط اسلام نے عورت کو پابند نہیں کیا ہے بلکہ باقی ادیان بھی حجاب کے سخت حامی ہیں۔ لیکن آج مغرب حجاب سے دور ہے تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ دیگر ادیان میں حجاب کی کوئی اہمیت نہ ہو، درحقیقت آج کے دور میں ان ممالک میں حجاب کا فقدان ہے تو ایک خواتین کی حیثیت کو کم کرنے کی استعماری سازش ہے۔

شہید بہشتی کی نظر میں انقلاب اسلامی ایران کی خصوصیات

تحریر: غلام رضا خارکوہی

ہر رونما ہونے والا انقلاب اپنے سماجی اور انسانی ماحول کو تبدیل کرنے کے درپے ہوتا ہے اور اسے پورے معاشرے یا معاشرے کے ایک حصے کی نفسیات اور شعوری سطح میں گہری تبدیلی کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مفہوم اس وقت مزید وسعت اور گہرائی پیدا کر لیتا ہے جب ایک انقلاب کسی خاص مکتب فکر پر استوار ہو، خاص طور پر ایسا مکتب فکر جس کی بنیادیں الٰہی اور وحیانی تعلیمات پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس مکتب فکر میں پائے جانے والے مختلف مفاہیم اور تصورات اس معاشرے میں رونما ہونے والی بنیادی اور گہری تبدیلی کا مظہر ہوتے ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو ایران میں رونما ہونے والا اسلامی انقلاب ایسی نظریاتی فضا ایجاد ہونے کا سبب بنا ہے جس پر معنویت اور روحانیت کا رنگ غالب ہے۔

شاید یہی وجہ ہے جس کے باعث معروف فرانسیسی فلسفی مائیکل فوکو نے ایران میں رونما ہونے والے انقلاب کو "بے روح دنیا کی روح" اور "روحانیت کی جانب پلٹ" قرار دیا ہے۔ اسی طرح کالر بورے اور پیئر بلانچے نے بھی ایران کے اسلامی انقلاب کو "خدا کے نام پر انقلاب" کہا ہے۔ صرف فوکو یا بلانچے یا بورے ہی ایسے مفکرین نہیں جنہوں نے ایران کے اسلامی انقلاب کو روحانیت پسند انقلاب قرار دیا ہے بلکہ گیلز کپل اور حامد الگار جیسے فلسفیوں نے بھی اپنی کتابوں "خداوند کا انتقام" اور "انقلابی اسلامی کی بنیادیں" میں نیز آصف حسین نے اپنی کتاب "ایران اسلامی" میں ایران میں رونما ہونے والے انقلاب کے ثقافتی اور روحانی پہلوؤں پر تاکید کی ہے اور انہیں دنیا میں رونما ہونے والے دیگر انقلابات کے مقابلے میں انقلاب اسلامی ایران کی منفرد خصوصیات کے طور پر بیان کیا ہے۔ لہذا ایران میں رونما ہونے والا انقلاب جس کیلئے انقلابی تحریک 1963ء میں امام خمینی رح کی قیادت میں آغاز ہوئی تھی "مکتب اسلام" کی بنیاد پر استوار تھا۔ ایسا مکتب جس کا حقیقی سرچشمہ قرآن کریم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام (قرآن وعترت) ہیں۔ امام خمینی رح نے اس انقلابی تحریک کا بانی ہونے کے ناطے اپنے انٹرویوز، تقاریر اور جاری کردہ پیغامات میں ہمیشہ ان نکات پر زور دیا ہے۔ اسی طرح انقلابی تحریک میں شامل کروڑوں مرد، خواتین، بوڑھوں اور بچوں نے بھی مظاہروں کے دوران نعروں اور بینرز کے ذریعے اسلامی تعلیمات اور مفاہیم کا اظہار کیا ہے۔ یوں انقلابی تحریک کے آغاز سے کامیابی سے ہمکنار ہونے تک اور اس کے بعد اسلامی نظام حکومت برقرار ہونے کے بعد سے آج تک اس پر اسلامی رنگ کا غلبہ رہا ہے۔

ایران میں شروع ہونے والی اس انقلابی تحریک میں اہم اور بنیادی کردار ادا کرنے والی شخصیات میں سے ایک شہید آیت اللہ بہشتی کی شخصیت تھی۔ شہید آیت اللہ بہشتی انقلاب اسلامی ایران کے تھیوریشن کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ شہید بہشتی نے اکثر مواقع پر بہت واضح انداز میں اس انقلاب کے حقیقی چہرے کو بیان کیا ہے۔ ان کی نظر میں ایران کی سرزمین پر، خاص طور پر تنباکو کی تحریک کے بعد مختلف قسم کی انقلابی تحریکوں نے جنم لیا ہے۔ ان میں سے بعض تحریکیں ایک خاص علاقے تک محدود تھیں جبکہ بعض دیگر ملکی سطح کی تھیں۔ ان تحریکوں میں دو قسم کے عوامل اور اسباب غالب رہے ہیں: 1)۔ مکتب اسلام، جو ہمیشہ زیادہ طاقتور سبب کے طور پر سامنے آتا رہا ہے، اور 2)۔ قومیت پسندی، جو کچھ حد تک ان تحریکوں میں شامل رہا ہے۔

شہید آیت اللہ بہشتی اپنی کتاب "ویژگی ھای انقلاب اسلامی" (اسلامی انقلاب کی خصوصیات) میں لکھتے ہیں: "1963ء کا سال ایرانی قوم کی انقلابی تحریکوں کی تاریخ میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ اس کا سبب حوزہ علمیہ قم کی ایک عظیم شخصیت تھی۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کے ذریعے پورے ایران میں ایک عظیم طاقت ایجاد کی۔ یہ عظیم شخصیت آیت اللہ العظمی خمینی رح کی تھی جو گذشتہ ایک عرصے سے قم میں فقہ کا درس خارج دینے میں مصروف تھے۔ انہوں نے ایک مرجع تقلید ہونے کی حیثیت سے انقلابی تحریک کا پرچم اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ان کے ساتھی بھی مختلف شہروں میں مقیم مراجع تقلید اور دینی طالب علم تھے۔ انہوں نے اسلام کا نعرہ بلند کیا اور اپنی انقلابی تحریک کو خالصتاً اسلام سے مخصوص کیا۔ ان کا مشہور جملہ ہے کہ اسلام خطرے میں ہے۔"

شہید آیت اللہ بہشتی مزید لکھتے ہیں: "امام خمینی رح نے انقلابی تحریک کیلئے دعوت کا آغاز 1946ء میں قم سے کیا۔ اس دعوت کے 17 سال بعد 1963ء میں قم میں عظیم انقلابی مظاہرہ ہوا اور قم کے مسلمان مرد و خواتین سڑکوں پر نکل آئے۔ اس مظاہرے میں باحجاب خواتین بھی لاٹھیاں اٹھائے شامل تھیں۔ میں نے اسی موقع پر دوستوں سے کہا: مبارک ہو، ہم الجزائر کی تاریخ میں پڑھتے تھے کہ باحجاب خواتین ہتھیار اٹھا کر استعمار اور استکبار کے خلاف میدان میں نکل آئی تھیں اور آج ہم قم میں اس انقلابی تحریک کی برکت سے دیکھ رہے ہیں کہ باحجاب خواتین استکبار اور ایران میں اس کے ایجنٹ کے خلاف سڑکوں پر نکل آئی ہیں۔ امام خمینی رح نے اپنی انقلابی تحریک کا آغاز علم و ایمان کے شہر قم سے کیا۔ ان کی آواز پر پوری ایرانی قوم نے لبیک کہی۔"

یکساں قومی نصاب پر اہل تشیع کے اعتراضات

تحریر: علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر

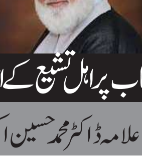

میں اس وقت ایک انتہائی حساس موضوع کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔ حکومت پاکستان نے پوری قوم کو یکجہتی کی لڑی میں پرونے کیلئے، سکولوں اور کالجوں کیلئے "ایک قوم ایک نصاب" کے حوالے سے ایک تحریک کا سلسلہ شروع کیا اور اس سلسلے میں کتابوں کو مرتب کرنا شروع کیا۔ اسلامیات کے عنوان پر جو کتابیں لکھی گئیں، ان کا ایک حصہ تو حکومت پاکستان نے یا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے سرکاری اداروں میں شائع کیا اور اس میں پرائیویٹ سیکٹر کی بہت سی کمپنیوں نے بھی حکومت سے اپروول لی کہ ہم آپ کے دیئے گئے رہنماء اصولوں کے مطابق کتابیں مرتب کر کے بازار میں لانا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کروڑوں کی تعداد میں کتابوں کی ضرورت تھی اور یہ حکومت پوری نہیں کر سکتی تھی۔ لہذا حکومت نے ان کمپنیوں کو یہ اجازت دی اور ان کی طرف سے کتابیں مرتب ہونا شروع ہوئیں۔ لیکن یہ شرط لگا دی گئی کہ یہ کتابیں مختلف کمیٹیاں چیک کریں گی، خاص طور پر اسلامیات کے موضوع پر جتنی بھی کتابیں ہوں گی یا جو بھی موضوعات ہوں گے، اس کو متحدہ علماء بورڈ پنجاب کے علماء اول تا آخر دیکھیں گے، تاکہ کوئی ایسا مواد اس میں شائع نہ ہونے پائے، جو قوم میں یکجہتی کے بجائے فرقہ واریت پیدا کرنے کا باعث بنے۔ متحدہ علماء بورڈ کی چار کمیٹیاں بنائی گئیں، چاروں میں ایک ایک شیعہ مسلک کا نمائندہ لیا گیا۔ اسی طرح باقی بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث نمائندے۔ جو کمیٹیاں بنیں، ان میں سے ایک کمیٹی میں بندہ ناچیز بطور رکن متحدہ علماء بورڈ ممبر بنا، ایک میں حضرت علامہ حسن حیدری صاحب، ایک میں علامہ عارف واحدی صاحب اور ایک میں ہماری خاتون ممبر سیدہ سائرہ جعفری صاحبہ۔ جب کتابوں کی روخوانی شروع ہوئی تو بہت سی جگہوں پر کچھ اختلافی مسائل اور معاملات نظر آئے۔ ہم نے تقریباً ڈیڑھ سو سے زیادہ کتابوں کو حرف بحرف پڑھا اور جہاں جہاں ہمیں اعتراضات نظر آئے، ہم نے ان کو باقاعدہ الگ سے لکھا اور ان کے متبادل اپنی آراء کو بھی لکھا اور ہاوس کے سامنے پیش کر دیا۔ متحدہ علماء بورڈ کی کمیٹیوں نے بھی اس پر بحث کی اور پھر فل اجلاس ہوا، جس میں کھلم کھلم بحث ہوئی اور جو ایک دوسرے کے اعتراضات تھے، ان کے اوپر باہمی رضامندی کے ساتھ اتفاق رائے قائم کیا گیا۔ پچاسی سے نوے فیصد تک ہمارا اس میں اتفاق رہا۔ الحمدللہ بغیر کسی اختلافات کے اس وقت تک ہم نے کئی سو کتابیں چیک کیں اور ان کی منظوری دی۔

گذشتہ ہفتے متحدہ علماء بورڈ نے کتابوں کے حوالے سے پریس کانفرنس کی۔ اس پریس کانفرنس پر ہمیں کچھ تحفظات تھے۔ جس سلسلے میں ہم نے الگ بیٹھ کر چیئرمین صاحب کی سربراہی میں پورے ہاوس نے مختلف موضوعات پر بحث کی اور میں نے اپنی طرف سے یہ تحفظات پیش کئے کہ جو سفارشات ہم نے مرتب کر کے بھیجی ہیں، ان پر عملی صورتحال کیا ہے؟ آگے اس پر عمل بھی ہوا ہے یا نہیں ہوا؟ جس پر متحدہ علماء بورڈ کے چیئرمین جناب طاہر اشرفی صاحب نے برملا یہ کہا کہ میں سب کے سامنے یہ اعلان کر رہا ہوں کہ جو جو سفارشات آپ لوگوں نے بالاتفاق طے کی ہیں، ہم نے وہ ساری کی ساری سفارشات متعلقہ حکام کو پہنچا دی ہیں۔ یہ جو سفارشات تھیں، یہ پہلی کلاس سے پانچویں کلاس تک تھیں۔ یہ پرائیویٹ سیکٹر کی کتابیں تھیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں اختلافات نہیں تھے۔ ہمیں اختلاف تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام کے ساتھ جہاں خاتم النبیین صلی اللہ و آلہ و اصحابہ لکھا گیا۔ ہمیں اصحابہ کا اس درود میں شامل کرنا اس پر اختلاف ہے۔ ہم نے برملا اس کا اظہار کیا اور ہر کتاب میں یہ اظہار کیا اور یہ لکھ کر دیا ہے کہ سلف صالحین اور صحاح ستہ کے محدثین ہیں، شیعہ کتابوں کے محدثین ہیں، کسی نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کیساتھ درود لکھتے ہوئے اس میں صحابہ کو شامل نہیں کیا۔ لہذا اصحابہ کو اس میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اصحاب کیلئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا عنہ کی جو اصطلاحات اور احترامی کلمات ہیں، وہ لکھے جائیں، اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اسی طرح غزوات کے بارے میں لکھا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات میں غزوہ بدر ہے، خندق ہے، خیبر ہے، فتح مکہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ ان تمام غزوات میں سے کسی میں بھی حضرت علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام کا سرے سے نام تک ہی نہیں۔ جنگ بدر ہے، اس میں 70 کافر واصل جہنم ہوئے، ان میں سے 35 کو مولا علی علیہ السلام نے واصل جہنم کیا، لیکن ان کا نام ہی نہیں۔ بطور نمونہ میرے پاس کتاب صراط مستقیم اسلامیات پنجم موجود ہے۔ جو اسوہ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے مرتب ہو کر چیکنگ کیلئے آئی ہے۔ جسے میں چیک کر رہا ہوں۔ اس میں بھی وہی صورتحال ہے، جو پیٹرن دیا گیا، اسی پیٹرن کے مطابق غذوہ بدر میں حضرت علیؑ کا نام نہیں، غزوہ احد میں حضرت علیؑ کا نام نہیں، جس میں ذوالفقار نازل ہوئی۔ جبرئیل امین علیہم الصلوۃ والسلام نے مولا علی علیہ السلام کی فتح کو دیکھ کر جبکہ مسلمانوں کی شکست ہو چکی تھی اور آپ نے دوبارہ اپنی شجاعت کے وہ مظاہر پیش کئے کہ تلوار ٹوٹ گئی اور آسمان سے تلوار نازل ہوئی، جس کا نام ذوالفقار حیدری ہے۔ اس تلوار کیساتھ جنگ کرتے ہوئے دیکھا تو یہ قصیدہ پڑھا تھا کہ "لافتح الا علی لا سیف الا ذوالفقار" جو اس میں موجود نہیں۔

غزوہ خندق ہوا، غزوہ خندق میں یہ تو لکھا ہے کہ اتنے بائی اتنے کی خندق کھودی گئی۔ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ابوسفیان جو اس وقت لشکر کفار کا سپہ سالار تھا، وہ دس ہزار کا لشکر لے کر آیا تھا۔ اس کے آگے کچھ بھی نہیں۔ آندھی آئی، طوفان آیا اور کافر بھاگ گئے اور مسلمانوں کو فتح ہو گئی۔ حالانکہ وہاں پر تو جنگ ہوئی۔ اگر جنگ نہیں ہوئی تو پھر اسے غزوہ کیسے کہیں گے؟ مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی ابن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لے گئے، مدمقابل عمرو بن عبدود آیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علیؑ کو روانہ کرتے وقت فرمایا کہ آج کُل کا کُل ایمان کُل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے۔ جب اس کُل کفر کا سر قلم کر کے آپ کے قدموں میں پھینکا تو آپ ارشاد فرمایا ''ضربت علی فی یوم الخندق افضل من عبادت الثقلین۔'' علی کی خندق کے دن کی ضربت ثقلین کی عبادت سے افضل ہے۔ جبکہ کتاب میں علی کا نام تک نہیں۔

منصب امامت ورہبری کے لیے چھوٹا بڑا ہونا معیار نہیں بلکہ اہلیت معیار ہے، علامہ شیخ شفا نجفی

امام محمد تقی علیہ السلام کا وجود بابرکت جو چھوٹی عمر ہونے کے باوجود امامت کے منصب پر فائز تھے اور قیادت کی ذمہ داریاں ادا کررہے تھے نظام حاکم کیلئے بڑا خطرہ سمجھا جاتا تھا۔ مامون عباسی اہل تشیع کی جانب سے بغاوت سے سخت خوفزدہ تھا

علامہ شیخ شفا نجفی نے کہا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے ہاں عنقریب جو بچہ پیدا ہوگا وہ عظیم برکتوں کا حامل ہوگا۔ امام رضا علیہ السلام کے خاندان اور شیعہ محافلوں میں، حضرت امام جواد علیہ السلام کو مولود خیر پر برکت کے عنوان سے یاد کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ ابو یحیی صنعانی سے روایت ہے: ایک دن میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا تھا، آپ کا بیٹا ابو جعفر جو کہ کمسن بچہ تھا لایا گیا، امام علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کیلئے اس جیسا کوئی مولود بابرکت پیدا نہیں ہوا ہے۔ (الارشاد شیخ مفید) امام جواد علیہ السلام کی زندگی کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت سب سے پہلا وہ امام ہیں جو بچپنی کے عالم میں امامت کی منصب پر فائز ہو چکے ہیں اور لوگوں کیلئے یہ سوال بن چکا تھا کہ ایک نوجوان امامت کی اس سنگین اور حساس مسئولیت کو کیسے سنبھال سکتا ہے؟ کیا کسی انسان کیلئے یہ ممکن ہے کہ اس کمسنی کی حالت میں کمال کی اس حد تک پہنچ جائے اور پیغمبر کے جانشین ہونے کا لائق بن جائے؟ اور کیا اس سے پہلے کے امتوں میں ایسا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟ اس قسم کے سوالات کوتاہ فکر رکھنے والے لوگوں کے اذہان میں آکر اس دور کے مسلمان مشکل کا شکار ہو چکی تھے لیکن اس مطلب کے ثبوت کیلئے ہمارے پاس قرآن وحدیث کی روشنی میں شواہد و دلائل فراوان موجود ہیں: ۱۔ حضرت یحیی علیہ السلام: یَا یَحْیَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (سورہ مریم آیہ ۱۲) ۲۔ حضرت عیسی علیہ السلام کا بچپنے میں کلام کرنا اور اپنی نبوت کا علان کرنا (سورہ مریم آیات ۳۰ سے ۳۲) پس منصب امامت و رہبری کے لیے چھوٹا بڑا ہونا معیار نہیں بلکہ اہلیت معیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام محمد تقی علیہ السلام کا وجود بابرکت جو چھوٹی عمر ہونے کے باوجود امامت کے منصب پر فائز تھے اور قیادت کی ذمہ داریاں ادا کررہے تھے نظام حاکم کیلئے بڑا خطرہ سمجھا جاتا تھا۔ مامون عباسی اہل تشیع کی جانب سے بغاوت سے سخت خوفزدہ تھا لہذا انہیں اپنے ساتھ ملانے کیلئے مکاری اور فریب کاری سے کام لیتا تھا۔ اس مقصد کیلئے اس نے امام علی رضا علیہ السلام کو عمر میں خود سے کہیں زیادہ بڑا ہونے کے باوجود اپنا ولیعہد بنایا اور انکے نام کا سکہ جاری کیا اور اپنی بیٹی سے انکی شادی کروائی۔ مامون نے امام محمد تقی علیہ السلام سے بھی یہ رویہ اختیار کیا اور 211 ھجری میں انہیں مدینہ سے بغداد بلوالیا تاکہ انکی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھ سکے۔

معارف نہج البلاغہ کو معاشرہ میں روشناس کرانے کی ضرورت ہے، علامہ سید محمد حسن نقوی

افکار اسلامی قم کے اراکین کی مدرسہ الامام المنتظر کے سرپرست حجۃ الاسلام والمسلمین سید محمد حسن نقوی کے ساتھ ملاقات میں مدیر افکار اسلامی قم حجۃ الاسلام والمسلمین سید عقیل عباس نقوی نے افکار اسلامی کی فعالیت پر مبنی گزارش پیش کی اور حاضرین کو آئندہ پروگرامز کے بارے میں آگاہ کیا۔

حجۃ الاسلام والمسلمین زوار حسین علوی، حجۃ الاسلام والمسلمین ضیغم عباس جواد اور حجۃ الاسلام والمسلمین میثم طہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مدارس دینیہ میں دروس نہج البلاغہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

آخر میں مدرسہ الامام المنتظر (عج) کے سرپرست حجۃ الاسلام والمسلمین سید محمد حسن نقوی نے افکار اسلامی کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے مدرسہ میں درس نہج البلاغہ سمیت مختلف امور میں اپنے تعاون کا یقین دلایا اور اپنے مدرسہ میں جاری دروس اخلاق میں سے ہر مہینہ ایک درس کو "اخلاق در نہج البلاغہ" سے مختص کرنے کا اعلان کیا۔

انہوں نے مزید کہا: طلباء کی معارف علوی سے بہتر آشنائی اور استفادہ کی خاطر عنقریب دروس اخلاق کو مستقل طور پر "دروس اخلاق نہج البلاغہ" میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس ملاقات میں نائب و جانشین مدیر مدرسہ الامام المنتظر (عج) حجۃ الاسلام والمسلمین امان اللہ جعفری صاحب بھی موجود تھے۔

حضرت آیت اللہ العظمی لطف اللہ صافی نے مکتب تشیع کی ہر عنوان سے خدمت کی ہے، ڈاکٹر سید محمد نجفی

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے مرکزی رابطہ سیکٹری اور سربراہ جامعہ مدینۃ العلم اسلام آباد حجت الاسلام والمسلمین علامہ ڈاکٹر سید محمد نجفی نے آج عالم تشیع کے عظیم مرجع حضرت آیت اللہ العظمی لطف اللہ صافی کی رحلت پر اپنے تعزیتی پیام میں کہا کہ عالم تشیع کے عظیم مرجع تقلید آیت اللہ العظمی صافی گلپایگانی اس دار فانی سے دار بقاء کی جانب انتقال فرما گئے۔ حضرت آیت اللہ العظمی لطف اللہ صافی کی رحلت ملت تشیع کے لیے نا قابل تلافی نقصان ہے آپ نے ہمیشہ مکتب تشیع کی ہر عنوان سے خدمت کی آپ کے آثار و افکار رہتی دنیا تک تشیع کی ترویج کا سبب ہیں آپ کو صنف روحانیت میں شیخ المراجع سے یاد کیا جاتا ہے آپ عمر مبارک ۱۰۳ سال تھی۔

آپ ایک عظیم عزادار امام حسین تھے اس کے ساتھ ساتھ آپ انقلاب اسلامی کے بعد ایران کے بنیادی قانون بنانے والی کمیٹی کے رکن اور امام خمینی رح کے حکم پر شوری نگہبان کے رکن و سربراہ تھے۔

آپ کی رحلت پر آپ کے فرزند حضرت حجت الاسلام والمسلمین آقای شیخ حسن صافی زید عزہ خانوادہ محترم تمام مومنین و مومنات، حوزہ علمیہ قم و نجف، مراجع عظام، رہبر معظم انقلاب اسلامی آیۃ اللہ العظمی سید علی الخامنہ ای حفظہ اللہ اور بالخصوص امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں تسلیت و تعزیت عرض ہے

اسلام و مسلمین کے خلاف دشمن کی سازشوں سے پردہ چاک کرنا عبادت الہی کا ایک اہم مقصد اور ہدف ہے، حجت الاسلام علامہ جمعہ اسدی

حجت الاسلام علامہ جمعہ اسدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی سے ڈرنے کا مطلب پروردگار عالم کے اوامر پر عمل درآمد کرنا اور اسکے نواہی سے اجتناب کرنا ہے، پروردگار عالم چاہتا ہے انسان دار دنیا اور دار آخرت کی تمام تر سعادتوں سے ہمکنار ہو جائے یہ تبھی ممکن ہے جب انسان اوامر الہی کو بجالائے اور نواہی سے پرہیز کرے۔ فروعات دین کو شریعت کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بجالانا اور منہیات پروردگار کو اس نیت سے چھوڑ دینا کہ خدا نے انکی انجام دہی سے منع کیا ہے یہی حقیقت دین ہے۔ ممکن ہے ایک انسان فروعات دین پر عمل پیرا ہو مگر یہ عمل اپنے ذوق و شوق کے مطابق بجالائے یعنی عمل کرنے والا انسان خود مقام اجتہاد پر فائز نہ ہو تو اس انسان کا عمل دین کی خواست کے مطابق نہیں ہوگا، اسی طرح اگر انسان نواہی پروردگار سے کنارہ کشی ذاتی ناپسند کی وجہ کرے تو اس کنارہ پر کوئی ثواب مترتب نہ ہوگا لہذا تقوی پروردگار یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال کو قصد قربت کی نیت سے بجالائے اور نواہی سے کنارہ کشی کے وقت بھی اس کے دل و دماغ میں خدا کی ناپسندگی کا تصور موجود ہو۔

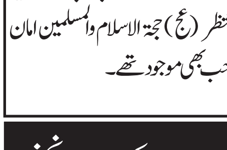

ہم واضح اور دوٹوک الفاظ میں موجودہ متنازعہ اور مسلکی نصاب کو رد کرتے ہیں، ایم ڈبلیو ایم پاکستان

مجلس وحدت مسلمین پاکستان کے مرکزی ترجمان علامہ مقصود احمد ڈومکی نے دیگر مرکزی قائدین کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے یکساں نصاب تعلیم کو مسترد کرتے ہیں جس کا مقصد نئی نسل کو مخصوص مسلکی نظریات سے ہم آہنگ کرنا ہو۔ یکساں نصاب تعلیم صرف اسی صورت قابل قبول ہے جب سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں امیر غریب کے فرق کو مٹا کر یکساں انداز سے جدید علوم سکھائے جائیں۔ دینی مدارس اور سکولوں میں یکساں نصاب رائج کر کے طبقاتی تفریق کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ یکساں نصاب کے نام ہر مخصوص عقائد کا پرچار اور مخالف مسالک کے بنیادی عقائد کی نفی نہیں کرنے دی جائے گی۔ نصاب تعلیم کو جہاں تکنیکی و علمی اعتبار سے اعلیٰ معیار کا حامل ہونا چاہیے وہیں اسلامی تصور حیات کا رنگ بھی اس پر غالب رہنا چاہیے تاکہ مذکورہ نصاب پڑھ کر ایسی ماہر اور عصری تقاضوں کے مطابق افرادی قوت تیار ہو سکے جو اعلی انسانی و اسلامی اقدار کی حامل ہو۔ عالمی استعماری طاقتوں کی ایماء پر امت مسلمہ کے خلاف طرح طرح کے جال بچھائے جا رہے ہیں۔ یکساں نصاب میں ایسے اسباق کو شامل نہیں کیا گیا جو طلبا میں تخلیقی سوچ، اتحاد و اخوت اور باہمی احترام پر مبنی ایک پرامن معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہیں۔ صدیوں سے رائج درود ابراہیمی کو نصاب سے نکال دیا گیا ہے جو کہ پوری دنیا کے مسلمانوں اور تمام مکاتب فکر کے درمیان متفق علیہ ہے۔ درود ابراہیمی کی تبدیلی ایک سنگین مسئلہ ہے۔

اسی طرح خاندان رسول اہل بیت اطہار علیہم السلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض نزدیکی اصحاب کرام رضی اللہ عنھم کا تعارف، تعلیمات اور سیرت و کردار کو نصاب میں مثالی نمونہ بنا کر پیش نہیں کیا گیا جس سے بچے اسلام کے ایک بڑے مشترکہ ذخیرہ سے محروم ہو جائیں گے۔ واقعہ کربلا سمیت تاریخ کے کچھ ایسے اہم گوشے نصاب میں شامل نہیں کیے گئے جو انسانیت ساز واقعات کے حامل ہیں۔ امام حسین علیہ السلام اور واقعہ کربلا پوری امت مسلمہ بلکہ عالم انسانیت کے نزدیک معرکہ حق و باطل اور رہنما ہے۔ اسی طرح نصاب میں غزوہ بدر احد اور خندق کا ذکر تو کیا گیا ہے مگر اس میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی بے مثال شجاعت کو نظر انداز کیا گیا۔ دعوت ذوالعشیرہ اور شعب ابی طالب جیسے انتہائی اہمیت کے حامل واقعات بھی نصاب میں شامل نہیں۔